یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے ...

R.L. No. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداروں سے ...

چھ ماہ کے لئے ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

... کی علمی ... اور اہلحدیث کی ... دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

... مسلمانوں کے تعلقات کی ...

... ضوابط

... ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

... خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

... نگاروں کی خبریں اور مضامین ... مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۷ | امرتسر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ہجری | جلد ۳

معذرت اس ہفتہ بھی بوجہ دیگر مضامین کے خلافت کا مضمون درج نہ ہو سکا۔ آئندہ ہفتہ سے ضرور مسلسل درج ہوگا۔ انشاء اللہ

امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے ہاں شادی

ہم نے سمجھا تھا کہ حالی کا شعر مسلمانوں ہی کے حق میں ہے کہ

نہیں راس یاں جا پہ بیجو کسی کی + مبارک نہیں بیجا پہ جیونتی کو

مگر اس ہفتہ امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے بھتیجے کی شادی سے معلوم ہوا کہ شعر مذکور ہندوستان کی بدقسمتی سے کل ہندوستانیوں پر چسپاں ہے۔ شہر کی تمام طوائف اس شادی میں کیا کفایت کر سکتی تھیں۔ بنارس۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ میرٹھ تک بھی کفایت نہ ہوئی تو کلکتہ کی مشہور طوائف مسمات گوہر جان کو بھی دعوت دی گئی اور گیارہ سو روپیہ روزانہ ایام اقامت کے اور ساڑھے پانسو روپیہ روزانہ ایام سفر کا مقرر ہوا۔ جس روز شیشن امرتسر پر طوائف مذکورہ آئی تو شیشن پر لوگوں کا اتنا ہجوم تھا۔ جتنا گرگی ... غم کے گرد پروانوں کا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سنا جاتا ہے کہ جب ... کی کوٹھی کے ... جہاں ... بڑے بڑے معزز رئیس ...

اور عمدہ دار بیٹھے تھے۔ سب کے سب سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اس زمانہ کی آزادگی کا نہیں بلکہ تعلیم کا نتیجہ ہے جس نے دہرم۔ مذہب۔ اور اخلاق کو بالکل ایک بیکار چیز بنا دیا ہے۔ افسوس!

دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی

(منہ آئینہ ...)

شرارت قادیانی کے چیلے چانٹے اہلحدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ادہر ادہر کی باتیں بنا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اہلحدیث انکو سبز باغ میں سیر کرنیکو جانے ... ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں ناظرین نے ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی کا ایک خط درج تھا۔ کہ قادیانی اخباروں نے انکی نسبت غلط خبر ... نویا ... پکایا ہے۔ محض قادیانی اخلاق کا اظہار ہے ورنہ دراصل بات کچھ بھی نہیں۔ اسکے جواب میں پھر قادیانی اخبار الحکم ۲۴ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ مضمون نے جناب مولانا ممدوح کے لئے مبلغ پچاس روپیہ اور اڈیٹر اخبار نے اپنی طرف سے مبلغ سو روپیہ انعام بھی مقرر کیا ہے۔ کام کیا ہے؟ جسپر اتنی بخشش بہار قسم قادیان کے روحانی خزانہ سے دیجائیگی۔ دو ہیں۔ ایک تو دہلی میں مرزائی جلسہ کرکے ...

جلسہ میں مولوی محمد بشیر صاحب حلف اٹھاوینگے۔ کہ جو خط میری طرف سے مرزائیوں نے شائع کیا ہے وہ میرا نہیں۔ دوسرا کام جسپر اڈیٹر الحکم نے مبلغ سو روپیہ دینا کہا ہے یہ ہے کہ امرتسر میں مولوی صاحب کو بلوئیں اور وہ جلسہ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ بجسد العنصری آسمان پر گیا اور پھر ہی اُتریگا اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوئے مسیح موعود میں جھوٹے مفتری علی اللہ ہیں۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔

واہ واہ: بعض بھولے ناظرین کہینگے کہ کام تو بالکل مختصر ہے۔ پھر مولانا ممدوح علاوہ ڈیڑھ سو کی رقم کے اعلائے کام سمجھکر ہی اگر کریں تا کہ ایک کاذب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو تو بہتر ہے۔ سو ایسے دوست جواب کو غور سے سنیں۔ ان دو جا جلسہ کے راز اہلحدیث سے پوچھیں۔ پہلا کام تو فضول ہے کیونکہ مولانا موصوف نے اُس خط سے انکار ہی نہیں کیا۔ تو جلسہ میں اقرار کیسا۔ بلکہ اُس خط کی توجیہ بیان کی ہے۔ اُس خط میں یہ لکھا ہے کہ مجھے بھی ملاقات کا شوق ہے اور خط مندرجہ اہلحدیث ۱۰ اپریل میں لکھا ہے کہ میں نے ملاقات سے انکار کیا۔ اس میں کوئی تعارض نہیں۔ بسا اوقات طبعی طور پر کسی کام کے کرنیکا شوق ہوتا ہے یا کسی شخص کے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے مگر وضعداری یا مصلحت دینی کے لحاظ سے انکار کر دیا جاتا ہے اس میں تعارض سمجھنا قادیانی دجا جلہ کی خوش فہمی ہے دوسرا کام بھی بظاہر تو آسان ہے۔ ہر ایک عالم کا فرض ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو وہ کہدے چنانچہ مولانا محمد بشیر صاحب نے بھی یہ باتیں جو جلسہ میں ان سے کہلوانی چاہتے ہیں چھاپ کر مشتہر کر دی ہوئی ہیں مگر پھر بھی ان سے جلسہ پر یہ کیوں کہلوایا جاتا ہے سو اس راز کے سمجھنے کے لئے لعنت کے فقرہ کا مطلب سمجھنا مقدم ہے پس سب کچھ اسی میں راز مضمر ہے۔ کیا معنے؟ معنے یہ کہ اس جلسہ کے بعد اگر مولانا موصوف کو ذرہ زکام بھی ہوا تو یہ ذات شریف کہدینگے کہ بس یہی اُس لعنت کا اثر ہے۔ جو جلسہ میں جھوٹے پر کہی گئی تھی۔ ہاں اگر یہ لعنت کا جملہ چھوڑ دیں یا اگر انکو لعنت ہی سے محبت ہے تو ذرا اس لعنت کی تشریح کر دیں۔ کہ اسکا اثر کیا ہوگا۔ مگر وہ تشریح بہ تحفظی کرشن جی کے ہو۔ ایسا نہو کہ آئندہ کو حضرت صاحب کو کوئی الہام ہو جائے کہ مولانا ممدوح کو جو فلاں روز نزلہ یا زکام ہوا تھا۔ بس یہی اُس لعنت کا اثر ہے جو جھوٹے پر ہوئی تھی۔ اور چیلے چانٹے بھی سبحان اللہ جل جلالہ کہتے ہوئے آمنا و صدقنا کہنے لگ جائیں جب وہ ایسا کہینگے تو ہم بھی مولانا ممدوح سے درخواست کرینگے کہ اس مضمون کا ایک قلمی خط بھیجدیں جو اہلحدیث میں شائع کیا جاوے ہم امید ہے کہ مولانا ممدوح بھی منظور فرماوینگے۔

ناظرین! آپ لوگ یہ باتیں کوئی فرضی نہ جانئے۔ ان ذات شریفوں سے اسی قسم کی نظائر پہلے ہو چکی ہیں۔ آتھم عیسائی کی بابت پندرہ ماہ میں مرنے کا الہام ہوا۔ آخر جب نہ مرا تو منصوبہ گھڑ لیا کہ میری پیشگوئی سے دل میں ڈر گیا اس لئے بچ گیا۔ اگر نہیں ڈرا تو جلسہ میں قسم کھائے پھر دیکھو سال تک اُسے کیا ہوتا ہے۔ اُس بڈھے تجربہ کار نے جانا کہ پیشگوئی کے خاتمہ پر جو ان حضرت کو ذلت نصیب ہوئی ہے کہ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ؎

مہینے پندرہ جب چڑھ گئے گذر کر	+	ہے آتھم زندہ اے غلام مرزا
تری تکذیب کی شش و قمر نے	+	ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے	+	کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

کوئی یہ کہتا پھرتا ہے کہ ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے	+	سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو دیگا نبوت کا	+	پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ حضرت اس ذلت کو ایک سال تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں اُلٹی انکی بلا کو غرض پڑی تھی کہ وہ جلسہ میں قسم کھاتا۔ ایسا ہی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن صاحب تبتی حال مقیم مسوبرہ (شملہ) اور ملا محمد بخش لاہوری کی بابت متفقہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر یہ توبہ نہ کرینگے اور میری مخالفت نہ چھوڑینگے تو تیرہ ماہ کے عرصہ میں ان کو سخت ذلت پہونچیگی۔ آخر کیا ہوا۔ میعاد گذرنے کے بعد جب سوال ہوا کہ کیا ذلت پہونچی تو بہت سی ذلتیں گنوا دیں منجملہ ان کے ایک بڑی ذلت یہ پہونچی کہ سرکار کی طرف سے مولوی صاحب کو چار مربع یعنی دو تین سو بیگھہ زمین ملی ہے بس یہی ذلت ہے کیونکہ زمینداری کا پیشہ ذلیل ہے۔ اسپر بھی سوال ہوا کہ اچھا مولوی صاحب کو تو یہ ذلت پہونچی۔ خدا کرے سب مومنوں کو ایسی ذلت پہونچے۔ کہ سینکڑوں بیگھوں انکی کے زمیندار بنجائیں۔ مگر باقی اور مخصوں کو کیا ذلت پہونچی؟ تو اسکا جواب دیا کہ انکی ذلت اصلی نہ تھی تبعی تھی جب مولوی صاحب کو پہونچ گئی تو بس وہ بھی ذلیل ہو گئے واہ کیا کہنے ہیں ؎

ایں کرامت ولی ما چہ عجب	+	گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائیو! کرشن پنتھیو! تم تو ایک فضول کام کے لئے جلسہ کرنا چاہتے ہو۔ مگر ہم تمہیں ایک ضروری کام کے لئے جلسہ میں بلاتے ہیں۔ اور انعام بھی دیتے ہیں۔ پس سنو! تمہارے پیر و مرشد بلکہ مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن گوپال قادیانی نے اپنی تصنیفات میں اپنی نبوت کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ کوئی

ahmadimuslim.de

غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے دعا کی تھی کہ خداوندا! جو ہم دونوں (مولویصاحبان اور مرزا صاحب) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مر گئے" اس مضمون کی دعا دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھا دو تو مبلغ **پانسو نقد** ہم سے انعام لو دیکھو ہم اس میں کوئی بحث نہیں کرتے کوئی لعنت نہیں کرتے نہ کہلاتے۔ صرف اس مضمون کا جو تمہارے مسیح نے لکھا ہے مولوی صاحبان کی کتابوں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ وہ بھی اسلئے کہ تمہارے مہدی اور مسیح نے اس دعا کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ تمہاری خاطر جلسہ بٹالہ میں ہوگا۔ جو قادیاں سے سات آٹھ کوس ہے اور امرتسر سے اٹھارہ کوس۔ تین معزز غیر جانبدار اشخاص اُس عبارت کا فیصلہ کرینگے اور سب حاضرین کے سامنے مرزا صاحب کی عبارت اور مولوی صاحبان کی عبارتیں سنا کر اپنا فیصلہ دینگے

مرزائیو! حوصلہ ہے تو یہ کام کرو ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اڈیٹر الحکم! تمہارا تو مقدم فرض ہے کہ تم اس جلسہ میں آؤ۔ تمہیں یاد نہیں کہ تم نے جناب حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری کو لکھا تھا۔ کہ میں حتی المقدور اس امر کے متعلق کوشش کرونگا۔ کیا تمہاری کوشش کا نتیجہ یہی ہے کہ دم بخود ہو رہے ہو ؎

چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

مرزائیو! کیا تمہاری غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مخالف تم سے ایک ایسی بات کا ثبوت مانگتا ہے جسکو تمہارے نبی نے اپنی صداقت کی دلیل پیش کیا ہے مگر تم ہو کہ کروٹ ہی نہیں لیتے۔ سچ پوچھو تو ایسی بے حمیت اور بے غیرت زندگی سے تمہارے لئے مرجانا بہتر ہے کیا تم آتشی کو کافی جانوگے۔ اور ثبوت دینے کو آؤ گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ اہلحدیث کی پکڑ ایسی ویسی نہیں ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل + میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

بابو عبد العزیز صاحب جگد مبا پرشاد لودہانہ میں

از بابو برکت علی صاحب پنشنر لودھانوی

جناب شیخ عبد العزیز صاحب (سابق بابو جگد مبا پرشاد صاحب) ورما آریہ پریچک ملک برہما، معہ جناب مولوی عبد المجید صاحب لاہور سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں اتفاقاً لودہانہ میں بھی ایک روز کے لئے قیام فرمایا۔ اور ۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء سے ۲۶ تک وعظ و لیکچر ہوتے رہے۔ اہل اسلام لودہانہ کو خصوصاً و دیگر عام شائقین کو عموماً محظوظ فرمایا۔ ہر روز ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک شام کے وقت لیکچر ہوتے اور رات کے ۷ بجے کے قریب سے گھنٹہ دو گھنٹہ وعظ مختلف احباب کے مکانات پر۔ دو موقعوں پر ہوتے رہے۔ لیکچر شیخ عبد العزیز صاحب متعلق آریہ سماجکی تعلیم اور اسکی کتب مسلمہ سے انکو تعلق ہے جیسا کچھ ہے۔ لیکچر دئے گئے مولوی عبد المجید صاحب نے بدستور سابق چیلنج دیا کہ یوں تو بحثیں ختم نہ ہونگی جواب الجواب چلے ہی جاویں گے۔ اور سلسلہ چلا ہی جاویگا۔ صورت تصفیہ کی یہ ہے کہ ایک میز پر سب کتابیں جنہیں آسمانی کتب ہونیکا دعوی ہے رکھی جاویں۔ یا جو کہ خدا کی طرف سے مانی جاتی ہیں وہ باہم مقابلہ کے لئے ایک میز پر رکھی جاویں۔ میرے پاس تو قرآن مجید ہوگا۔ اور جو جو خوبیاں اور مضامین بیان کروں۔ بالمقابل دوسرے صاحب بھی ویسا ہی بیان بالترتیب سناتے جائیں۔ پھر دیکھا جائیگا۔ کہ کون سی کتاب غالب ہے۔ اور کونسی کتاب لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے جو کتاب اپنی طرف خلق اللہ کو زیادہ لا وے وہی سچی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ دہرم پال نو آریہ کو عربی سے اس قدر مس نہیں ہے۔ جتنا شیخ عبد العزیز صاحب کو سنسکرت سے ہے۔ اگر انکو عربی لٹریچر کا دعوی ہے تو بین شرائط سے ہم چاہئیں عربی عبارت کی ترکیب اور بے اعراب عربی عبارت یا اشعار کو پڑھ جائیں۔ تب ہم انکی عربیت کے قائل ہونگے ورنہ زبانی لاف زنی سے کیا فائدہ اگر عربی تو ہم سے پڑھی ہوتی اور نئی فلسفی روشنی کا چسکا نہ ہوتا۔ تو تبدیل مذہب کی ضرورت ہی کیا تھی۔ عربی میں وہ فلسفہ اور سائنس موجود ہیں جو موجودہ اور پرانے فلسفیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ مہاتما جگد مبا پرشاد یعنی شیخ ابو عبد العزیز صاحب نے اپیشدوں سے وید کھیر دون کا بیان کیا کہ اس سے قدامت مادہ ثابت ہی نہیں اور یہ بھی دکھلایا کہ یہ بھی محض سوامی جی کی بیجا تاویلیں ہیں جو کہ لفظی ترجمہ سے علیحدہ ہو کر کی گئیں ہیں اور کتاب آریہ سماج کی پول موسوم بہ تحفہ آریہ سماج میں انہیں مسائل کو درج کر کے تین ہزار دوسو کا چیلنج دیا ہے کہ جو کوئی ان سوالوں کا جواب دے اسکو وہ روپیہ دیا جاویگا۔ چنانچہ روپیہ شیخ محمد صدیق صاحب خلف محمد عمر صاحبان تاجران دہلی کے پاس جمع کرا دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ جواب صحیح ہو سکے۔ منصفان مسلمہ فریقین کی رائے سے روپیہ دیدیا جاویگا۔ اور ہر ایک جلسہ میں یہی مشتہر ہوتا رہا۔ اور آریہ صاحبان عام اہل مذہب و ملت کو شمولیت جلسہ اور تحقیقات علمی کی عام اجازت تھی۔ آریہ صاحبان نوٹ تو کرتے رہے سوال کوئی نہیں ادا تھا۔ حالانکہ مسائل کی علمی تحقیق

سلہ امرتسر میں عیسائیوں سے ہمارا ایک دفعہ ایسا مقابلہ ہوا تھا۔ (اڈیٹر)

سلہ یہ کتاب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہے۔ (اڈیٹر)

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جسنے پورب میں اسلام کا سکہ بخالفوں کے دلوں پر جمایا تھا آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا

قیمت ۶ر

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کی صاف اجازت تھی مگر اب سنا جاتا ہے کہ آریہ صاحب ہر بحث کو فضول جانکر کہ گو بعض تحقیق حق و باطل کا طریق جو بحث سے ندیہ ہوا کرتا ہے اسکو ترک کردینے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ دیکھیں چاہئے کہ یہ بات کہاں تک درست سمجھی ہے بعض آریہ صاحبوں نے شیخ صاحب کو الزام دیا کہ لاکھ روپے نہ ملنے پر مسلمان ہو گئے۔ چونکہ بالکل بے بنیاد نکلا یہ جو تحریر کا حوالہ دیتے ہیں اسکا تحریری جواب مانگتے ہیں اس کا جواب بھی شائع ہو چکا ہے۔ آخر شب کو مولوی [illegible] صاحب و مولوی عبدالمجید صاحب کا وعظ اور دو طالب علموں کی نظمیں سنائی گئیں۔ اور انہوں نے نہایت خوش لہجہ سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بابو صاحب شیخ عبدالعزیز نے بھی معمولی اخلاق انعام کا دیا اور کسی قدر اختلافات لفظی کا حال سنایا کہ سوامی دیانند جی کیا کر گئے ہیں بابو جی صاحب کے وعظ کا خلاصہ تھا کہ مسلمانو! آپس میں اتفاق رکھو۔ ورنہ تمہاری وقعت غیر قوموں کے نزدیک ہوگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔

ہائے ندوہ!

از مولوی عبدالسبحان صاحب نیپالی

اُف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اٹھے

انہیں دنوں میں ندوہ کے متعلق ایک مضمون دیکھکر کہ ندوۃ العلماء پر اس تھوڑی سی مدت میں تین دور گذر گئے ہیں۔ ایک اسکا آغاز۔ دوسرا اسکا ضعف۔ تیسرا دور ۱۳۲۳ھ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسی دور میں [illegible] اور بنارس میں سالانہ جلسہ کی تحریک شروع ہوئی اور بالآخر قرعۂ فال بنارس کے نام پر نکلا اور یہ بھی ہو گیا کہ ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ صفر ۱۳۲۴ھ روز شنبہ۔ یکشنبہ۔ دوشنبہ انشاءاللہ تعالیٰ ندوۃ العلماء کا گیارہواں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا) مجھے بھی اس وجہ سے کہ ندوہ ایک اسلامی جلسہ ہے اسکی برکات و فیوض سے مستفید اور انکی زیارت سے مشرف ہونیکا شوق پیدا ہوا اور بنام خدا ہم بھی بادا باد کہکر بنارس پہونچا۔

یہاں پہونچکر ندوہ کی کیفیتیں ملاحظہ کرکے ندوہ کے متعلق جو خیال پیدا ہوا اسکا اظہار قوم پر عموماً اور اراکین ندوہ پر خصوصاً مناسب بلکہ انسب معلوم ہوا مگر قبل اظہار یہ گذارش کردینا بھی ضرور ہے کہ مجھکو ندوہ کے ساتھ اسکو اسلامی جلسہ ہونے کی وجہ سے وہی تعلق محبت۔ ہمدردی ہے جو ایک سچے خیر خواہ اسلام خیر اندیش ہمدرد مسلمان کو ہونا چاہئے اسلئے ندوہ کے متعلق میرے خیالات کا اظہار اسی ہمدردی و محبت کے اعتبار سے صرف بہی خواہی خیر اندیشی۔ اصلاح پر مبنی ہوگا ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

میرا تو یہ خیال تھا کہ ندوہ کا یہ نیا (تیسرا) دور جو شروع ہوا ہے وہ ضرور تلافی مافات کریگا۔ اور قوم کے حق میں پہلے کے اعتبار سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ اراکین ندوہ کی سرگرمی قابل قدر ہوگی۔ مگر افسوس خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

غالباً ہر اسلامی جلسہ کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوتے ہیں۔

[illegible] اسلام کے [illegible] اشاعت کرنا۔ قوم کو مواعظ حسنہ سے بہبودی فرمانا انکی صلاح و فلاح کی ترکیبیں سوچنا۔ باہمی نفاق و شقاق کے دور کرنے کی کوششیں کرنا۔ تمدن و معاشرت کے طریق بتانا۔ خوابیدہ قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف کی اشاعت کرنا اور ان اغراض کے ساتھ لازمی طور پر جلسہ کا ایسے عنوان سے ہونا کہ اگر قوم انکی طرز و اوضاع سے سبق نہ لے تو اسکو برا اثر پڑنے کا بھی موقع نہ ملے۔ اور ان اغراض کے حاصل کرنے کے لئے یہ مسلمان قوم کی شرکت کو ضروری سمجھنا جو [illegible] کے سب کا مصداق ہیں اور انکو مجوزہ اغراض و مقاصد پر آزادی کے ساتھ تقریر کرنیکا موقع دینا وغیرہ وغیرہ

بحیثیت اسلامی جلسہ ہونے کے ندوہ کے اندرونی اغراض بھی یہی ہونگے مگر ان اغراض و مقاصد اور ان کے لوازم کے انجام دینے میں ندوہ کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی اسکو اہل بنارس و شرکائے جلسہ ہی خوب جانتے ہیں۔

اگر میں محبوں کی چشم نیک بین سے کام لوں تو اس میں شک نہیں کہ یہ جلسہ ندوۃ العلماء قوم کی بھلائی کا طالب ہے اتحاد کی روح پھونکنے والا اور انکو تنزل کے نہایت عمیق گڑھے سے ترقی کرکے اعلیٰ اوج پر پہونچانے والا ہے۔ مگر افسوس اگر میں ایسا کروں تو مجھے یقیناً آپ کو خائن کے بُرے لقب سے ملقب ہونے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے۔

منتظمان ندوہ کی غیر معمولی زینت و جلسہ خانہ میں شرکت کے لئے ایک روپیہ فیس کا وصول ادا کرنا اور پہرہ کا وہ حسن انتظام جس سے اسلامی جلسہ کی شان بگڑا ہے اور جسکی نظیر سلف صالحین سے آجتک نہیں پائی۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ انکا تذکرہ کرکے قوم کے دل کو ندوہ کی جانب سے برا کروں کم مایہ اور غریب مسلمان جو محصول ادا کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے تھے۔ ان کا ندوہ کے مبارک جلسہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے واویلا کرنا اور اسکے خاص جلسہ کے منظر اور سین دیکھنے کے شوق میں بیتابانہ ہجوم کرنا اور اس پر انکا پہرہ والوں سے دھکا دھکی کھا کر مایوسی کے ساتھ آہ کرتے ہوئے وہاں سے پلٹنا یہ ایسے

ahmadimuslim.de

پر درد واقعات ہیں جو ایسے شخص کو بھی آٹھ آٹھ آنسو رلا ہی چھوڑتے ہیں جس کے دل میں ذرا سا بھی رحم نہو۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بے عنوانیاں بھی ندوہ کے اغراض میں سے تھیں یا اراکین ندوہ کے حسن انتظام کا نمونہ تھا۔

ایسے جلسہ سے جسکو حسن انتظام کا یہ حال ہو اور اس کے اراکین انکو ان اغراض کے انجام دینے میں جنہیں سے ایک باہمی اتحاد بھی ہے جانبداری اور تعصب سے کام لیں، قوم کہاں تک بہرہ مند ہو سکتی ہے۔ یہ بھی میں انکو اراکین ندوہ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

اسلام! تو اچھا ہے مگر افسوس صد افسوس تیرے اس زمانے کے نام لیوا اچھے نہیں ہیں۔ ہماری بے عنوانیوں سے جو تیری شان کے خلاف ہیں۔ تیرا بارونق چہرہ ہرگز بے رونق نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن اور تاباں ہے۔ ہماری بے اتفاقیاں ہزار گرد اڑائیں۔ مگر تیرا منور اور درخشاں چہرہ ہرگز غبار آلودہ اور بدنما نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرے اصول پاک ہیں ہماری شامت سے تیرے پاک اصول پر دھبا نہیں آ سکتا۔

اسلام! تو وہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے جانشینوں نے تیری خاطر کلی اور ہی تھی۔

اسلام! ابتداءً تو نے ایسے لوگوں کے کنار عاطفت میں پرورش پائی تھی جنہوں نے تیرے حقوق کے ادا کرنے میں اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کی

اسلام! تیری سادگی اور مبارک صورت نے تھوڑے عرصہ میں تمام جہان کو اپنا شیدا اور فریفتہ بنا لیا تھا۔

اسلام! تو نے قلیل عرصہ میں ایک عالم کی کایا پلٹ دی۔

اسلام! اب بھی تو وہی اسلام ہے۔ تیرے وہی پاک اصول ہیں۔ تیرے اگلے قدردان اور جان نثار قبروں پر بیٹھے ہوئے اس طرح خواب عدم کے مزے لے رہے ہیں کہ شور حشر ہی انکو جگائیگا وہ جاگینگے انا للہ وانا الیہ راجعون۔
جزاھم اللہ خیر الجزاء

مگر افسوس! تیرے موجودہ جان نثار (والا ماشاء اللہ) اگرچہ بہت کچھ تیری جان نثاری کا دم بھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اس مصنوعی جان نثاری کے پردے میں اپنی ذاتی غرضوں کے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ؎

لاکھ وہ چھپ کے گئے چال سے پہچان گئے + آنکھ وارفتہ قیامت کی خبر رکھتی ہیں

ندوہ! تو اسلامی جلسہ ہونے کی حیثیت سے اہل اسلام کے حق میں ایک لہلہاتا ہوا باغ تھا۔ اور جس طرح نوجوانان چمن سے چمن کی زینت ہوتی ہے۔ اسی طرح تیرے پاکیزہ اصول اور تیری مصالح آمیز اغراض اور تیرے اعلیٰ مقاصد تجھکو زیب و زینت بخشنے والے تھے مگر ہائے افسوس کہ تیرے اراکین کی کارروائیاں تیرے لئے باد سموم کے جھونکے ثابت ہوئیں۔ ؎

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا اپنا حافظ + نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

حسب قرارداد پروگرام جو صاحب تقریر کرنے کیلئے اسٹیج پر تشریف لاتے تھے۔ انکی تقریر ان کے بیان ان کے محدود خیالات نے باہمی اختلاف اور عداوت کی ترقی اور قوم کے اشتعال طبع پیدا ہونے میں سہاگہ کا سا کام کیا۔ وفاق کی بیخکنی کی گئی اور نفاق کی بنیاد ڈالی گئی۔ اتحاد کو خیرباد کہا گیا اور اختلاف کو مرحبا۔

منجملہ اغراض ندوہ ایک غرض باہمی اتفاق و اتحاد بھی ہے جس اصول پر ندوہ قائم ہوا تھا۔ اس کے خلاف تقریر کرنا ندوہ کے حق میں بداندیشی۔ حق تلفی اور سرکشی سے انکی بیخ کنی کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ ندوہ بنارس ایسے زرخیز شہر میں (اور شہروں کے اعتبار سے جہاں جہاں ندوہ قائم ہوا) ناکام رہا۔ جو ندوہ ایسے با شان و شوکت جلسہ کیلئے غائت درجہ کی ہزیمت ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ندوہ کو پر شان و شوکت جلسہ کل مکروہات سے پاک کر کے اسلامی طریقے پر قائم کیا جاوے تا کہ مردہ قوم میں دم مسیحائی کا اثر دکھائے اور اس میں شرکت کے لحاظ سے ایسے مصلحان قوم کا خیر مقدم کیا جائے اور انکو آزادی کے ساتھ تقریر کرنے کا موقع دیا جاوے جو اظہار حق میں لومۃ لائم کی اصلاً پرواہ نہیں کرتے ورنہ یاد رہے کہ انہیں کانوں سے ایک دن سننا پڑیگا۔ کہ ندوہ ہو گیا ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد + بے دولتی از نفاق خیزد

شائد میری یہ تحریر اراکین ندوہ کے ملال طبع کا باعث ہو۔ مگر چونکہ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ ندوہ کو بکام دشمنان دیکھوں اسلئے میں نے اسقدر لکھنے کی جرات کی۔ اور امید ہے مجھے معاف فرمائیں گے۔ فقط

راقم بہی خواہ اسلام ع۔ س۔ ن۔ از ریاست نیپال

ahmadmuslim.de

اہلحدیث کی فتح

گو عدالت ہائے عالیہ پریوی کونسل کے فیصلوں کے بعد [illegible] مقدمات کی فیصلوں کی اشاعت چنداں ضروری نہیں۔ مگر ہمیں خیال ہوا کہ ہمارے ناواقف مشفق جو جماعت اہلحدیث کو مقدمہ بازی کا الزام لگایا کرتے ہیں ذرہ غور کریں کہ جو لوگ خدائی فیصلہ [illegible] ہیں [illegible] فیصلوں کو [illegible] [illegible] ہم کو مزاحمت بیجا کریں وہ [illegible] کی عدالت [illegible] کے لائق ہیں [illegible] دیکھو دیکھ کر [illegible]

(ایڈیٹر)

ترجمہ فیصلہ جناب منصف صاحب بہادر [illegible]

مابین اہل حدیث و حنفیہ بابت مسجد صدر بازار مقام چاچی باسہ

بعدالت منصف چاچی باسہ [illegible] مقدمہ [illegible]

عبداللطیف مدعی (اہلحدیث) **بنام** میر یار علی و دیگر اشخاص مدعا علیہم (حنفی)

قصبہ چاچی باسہ کے صدر بازار میں ایک مسجد واقع ہے۔ [illegible] کے مقدمہ کے بارہ میں مدعی کا یہ بیان ہے کہ وہ اور دوسرے مسلمانان سنی فرقہ اہلحدیث برابر اس مسجد میں بطریق فرمان خدا و رسول اور اپنے طریقہ پر آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ بتاریخ ۳ ماہ نومبر [illegible] جبکہ مدعی وہاں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ تو مدعا علیہم نے اوسکو روکا۔ اور یہ مدافعت خلاف قانون سرزد ہوئی۔ کس لئے کہ مسجد ملک خدا ہے۔ جہاں ہر فرد مسلمان کو استحقاق نماز پڑھنے کا ہے۔ فلہذا مدعی نے یہ مقدمہ دائر کیا۔ بایں اغراض کہ چونکہ از روئے شرع محمدی اوسکو حق آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔ اس لئے اوسکو مسجد متنازعہ میں واسطے نماز و دیگر مذہبی فرائض اپنے [illegible] ادا کرنے کی اجازت دیجاوے بغیر کسی قسم کی مزاحمت منجانب فریق مدعا علیہم کے۔ اور حکم امتناعی دوامی جاری کیا جاوے۔ کہ مدعا علیہم مزاحمت کرنے سے باز رہیں۔

مدعا علیہم کا عذر ہے۔ کہ مدعی کا عذر دعویٰ نہیں ہے۔ اور یہ مقدمہ قابل چلنے کے نہیں ہے۔ کس لئے کہ مدعی نے حسب دفعہ ۳ [illegible] اجازت حاصل نہیں کی۔ اور اس غرض دعویٰ [illegible] ناکافی ہے۔ اور کل حنفی سنی ساکنان چاچی باسہ کو فریق بنانا چاہئے تھا۔ اور یہ نالش [illegible] نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اور یہ مسجد تعمیر کردہ ایک شخص غلام رسول نامی کی ہے جس نے خاص حنفی مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی تھی۔ اور اب یہ ذاتی ملکیت اس کے وارثوں کی ہے۔ اور بجائے اوس کے ایک مسجد بڑے بازار میں متصل مکان [illegible] جو خاص فرقہ اہلحدیث کی ہے۔ اور مدعی [illegible] نہیں ہے۔ اور اس کو اجازت مسجد [illegible] غلط فہمی سے دیگئی تھی۔ بایں خیال [illegible] مگر جب یہ غلطی ظاہر ہوئی تو وہ اس مسجد میں [illegible] کردیا گیا۔

تجویز

اشیوز ۱ - اس اشیو کی تجویز منحصر ہے اوپر فیصلہ اشیوز ۳ کے

اشیوز ۲ - مدعی نے دعویٰ بغرض استقرار حق ادائے نماز خاص اپنے لئے کیا ہے۔ نہ کسی جماعت عام کے اشخاص کے لئے اور اس وجہ سے یہ مقدمہ قابل سماعت ہے۔

اشیوز ۳ - چونکہ تجویز بذریعہ [illegible] کی درخواست کی گئی ہے جس لئے اس میں [illegible] کے کورٹ فیس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اور ہم تجویز کرتے ہیں کہ اس میں استامپ فیس کافی ادا کیا گیا ہے۔

اشیوز ۴ - صفائی کی طرف سے یہ عذر ہے۔ کہ اور دوسرے مسلمانان فرقہ حنفیہ کو بھی فریق بنانا چاہئے تھا۔ مگر چونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ دوسرے حنفیوں نے مدعی کو مزاحمت کی۔ اس لئے یہ اعتراض بے جا ہے۔

اشیوز ۵ و ۶ - یہ دونوں اشیوز بہت آسانی سے ایک ساتھ تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مسجد متنازعہ خاص اون مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی گئی ہے جو فرقہ حنفیہ سے متعلق ہیں۔ یہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی۔ اور اس مقام پر جہاں غلام درگاہی نے

ahmadimuslim.de

تعمیر کی تھی بعد ازاں وہ توڑ دی گئی - اور وہاں اسی جگہ پر ایک بہت بڑی مسجد اٹھائی گئی - مگر کس کے صرف سے تعمیر کی گئی شہادت سے یہ امر ظاہر نہیں ہوا - وارثان غلام درگاہی کا کوئی حق اس ملکیت پر نہیں ہو سکتا ہے - نہ وہ عدالت میں حاضر ہوئے - اور نہ کوئی دعویٰ کیا - یہ صحیح ہے کہ مسلمانان حنفیہ نے بہت دنوں سے اس میں نماز پڑھی ہے مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مسجد خاص انہیں لوگوں کے لئے مخصوص ہے - ایسی کوئی شہادت مسل میں نہیں ہے - کہ یہ مسجد خاص کسی فرقہ سنی مسلمانوں کے لئے وقف کی گئی ہے - علاوہ بریں حسب قانون شرع محمدی ایسی پابندی ہو نہیں سکتی ہے - بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۴)

یہ بات قرار پا چکی ہے کہ بموجب شرع محمدی کوئی مسجد کسی خاص جماعت یا فرقہ سنی مسلمانوں کے لئے وقف بالخصوص نہیں کی جا سکتی ہے - یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کل مسلمان جا سکتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق مستحق عبادت کر سکتے ہیں - کوئی ایک فرقہ یا حصہ جماعت مسلمانوں کا کسی دوسرے فرقہ کو اس حق کے استعمال سے باز نہیں رکھ سکتا ہے - اسی قسم کی نظیر کلکتہ ہائی کورٹ نے بھی قائم کی ہے - بمقدمہ آدم شیخ بنام عیسیٰ شیخ (جلد ۱ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۷۶) اوس میں لکھا ہے کہ کوئی مسلمان کسی فرقہ کا ہو - کسی مسجد میں اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کا مستحق ہے اسوقت تک جب تک کہ وہ عمداً خلل انداز یا تکلیف دہ کسی دوسری جماعت کا نہ ہو - کوئی عمارت جو عبادت خدا کے لئے وقف یا بالخصوص کیجاوے - وہ کسی خاص فرقہ کی ملک ہو نہیں سکتی ہے - بحیثیت پیرو اسلام طریقہ عبادت کے اختلاف کی وجہ سے جماعت کے کسی شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق جو ہر مسلمان کو حاصل ہے زائل نہیں ہو سکتا"

اشیوع ۹ - مدعا علیہم کا ایجاب ہے - کہ شافعی مذہب والے لفظ آمین بہ آواز بلند کہتے ہیں اور رفع الیدین بھی کرتے ہیں یعنی اشارہ ہے خاص موقع نماز پر کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسا کہ اہلحدیث کرتے ہیں - مدعا علیہم کو مسجد متنازعہ میں ساتھ اپنی نماز پڑھنے میں کوئی عذر یا اعتراض نہیں ہے -

انہیں وجوہات سے یہ قابل سماعت دلیل اونکے انکار کرنے کی مدعی کے ساتھ اسی مقام پر نماز پڑھنے کیلئے نہیں ہو سکتی ہے - اور یہ ساری باتیں ہمارے نزدیک محض بے سند معلوم ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہلحدیث خاص سنی مسلمان ہیں بہ نسبت دیگر فرقے سنیوں کے ایسے ہیں کہ چاروں اماموں کی پیروی (یعنی تقلید) سے باہر ہیں اور اہلحدیث بھی اسی قسم شہادت صفائی بجانب مدعا علیہم پیش گذری ہے کہ ہر ایک مسلمان کو یہ اور استعمال آمین بالجہر و رفع الیدین متعلق ایک اصل سنی فرقہ سے ہے اور یہ دونوں فعل (آمین بالجہر اور رفع الیدین) ایک یا زیادہ ان چاروں اماموں سے ثابت ہے جنکی سنی پیروی کیا کرتے ہیں کوئی سند بہ نسبت اہل حدیث کے ایسی نہیں دکھائی گئی کہ بوجہ اپنے طریقہ فرائض مذہبی و نماز ادا کرنے کے کسی متعصب سنی مسلمان نے انکو ایسا سمجھا ہو کہ وہ لوگ پیرو پیغمبر (خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں - اور چونکہ کوئی مسجد مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ کے استعمال کیلئے وقف یا بالخصوص نہیں ہو سکتی ہے - لہذا مدعی کو مطابق اپنے طریقہ و عقیدہ کے اسی مسجد متنازعہ میں نماز پڑھنے و عبادت کرنے کا حق حاصل ہے پس اشیوع ۵ و ۱ سطر حسب فیصلہ کیا گیا -

اشیوع ۱۲ - یہ بات تردید نہیں کی گئی کہ مدعی اس مسجد متنازعہ میں سالہا سال عبادت کرتا چلا آتا ہے اور چونکہ اب مدعی اس عبادت گاہ سے نکالدیا گیا اسلئے اوسکو تو ضرور نالش و چارہ جوئی کی ہے - یہ بیان کہ ایک علیحدہ مسجد اہلحدیث کی شہر بازار میں ہے یا نہ ہو کوئی ہمیں نہیں پہنچا شہادت میں جو پیش کی گئیں اون سے صرف یہی ثابت ہوتی کہ جب مقدمہ فوجداری میں حسب ضابطہ ہوئے - اور اسی میں اہلحدیث کسی مکان میں یکجا جمع ہوئے اور نمازیں ادا کرتے ہیں انہیں حالات و وجوہات سے غور کرنے سے ہم تجویز کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ نیک نیتی پر مبنی ہے - اور مدعی کو حسب استدعا یہ حق حاصل ہے کہ ہمیشہ کیلئے اوسکو عبادت کرنے سے امتناع نہ کرے +

اشیوع ۱۳ - وجوہات بالا سے مدعی کو چارہ جوئی و دادرسی کا حق حاصل ہے لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ ڈگری کیا جاوے - اور یہ ظاہر کیا جاوے کہ مدعی کو نماز ساتھ آمین بالجہر و رفع الیدین کی ادا و دیگر فرائض مذہبی ادا کرنے کا حق اسی مسجد متنازعہ میں حاصل ہے - اور مدعا علیہم کو کسی طرح کا استحقاق اوسکو روکنے اور ادائے نماز و فرائض مذہبی سے باز رکھنے کا نہیں ہے اور نیز یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی کو خرچہ مدعا علیہم سے دلوا دیا جائے -

دستخط

ہم گنتر رونا تھ لوس
منصف چائی باسہ

ضرور ہی دیکھئے

ماہ مئی میں جن احباب کی قیمت ختم ہے اونکے نمبر ذیل میں ہیں آئندہ کو انکار ہو تو مہربانی کر کے انکاری اطلاع فرمادیں وی پی کر کر انکار کرینگے تو ناحق نقصان ہوگا اور انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مینیجر

۱۰۷	۳۰۰	۳۱۵	۳۱۷
۳۲۰	۳۲۲	۴۱۰	۴۱۷
۴۵۰	۵۲۴	۵۳۲	۵۳۵
۵۴۰	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴
۵۴۵	۵۴۷	۵۵۰	۵۵۱
۵۵۲	۵۵۳	۵۵۵	۵۵۶
۵۵۷	۵۵۸	۵۶۰	۵۶۱
۵۷۱	۱۹۰	۱۶۱	۱۴۴
۹۵	۵۹	۶۶۳	۱۱۳
۵۳	۱۰۵	۶۷	۵۱
۴۲۸	۲۰۱	۷۱	۷۰
۸۷	۱۵۱	۱۰۶	۱۲۲
۲۰۳	۲۸۱	۴۹۹	۵۹۶

۱۸۵

جوابات علماء حنفیہ

۶۔ اپریل کے اہلحدیث میں ایک نامہ نگار نے کئی ایک سوالات علماء حنفیہ سے کئے تھے جنکے جوابات مرسلہ مولوی امام الدین صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ آج درج ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہی سوالات ہیں جنکی وجہ سے امرتسر میں سخت آتش فساد بھڑکی تھی کیونکہ عوام میں یہ شہرت ہوگئی تھی کہ خاکسار نے ایسے فتوے دیئے ہیں کہ شراب حلال ہے اور حلالہ بہن سے نکاح جائز ہے چنانچہ اس واقعہ کیلئے مضمون مذکور بذریعہ اشتہار شہر میں شائع کیا گیا۔ مگر افسوس کہ امرتسر کے علماء حنفیہ نے جواب تو نہ دیا البتہ عوام میں جوش پھیلا دیا کہ ایک روز ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آگئے اور خواہ مخواہ ادہر ادہر کی چند باتیں کر کے چلے گئے جب کہا گیا کہ کتابوں کے حوالے تو دیکھ جاؤ تو بولے دیکھے ہوئے ہیں بہرحال مولوی امام الدین صاحب نے وہ کام کیا جو کرنا چاہئے۔ اسلئے اون کا جواب درج کیا جاتا ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں۔ (اڈیٹر)

جواب استفتاء۔ قولہ کیا فرماتے ہیں علماء و فقہاء حنفیہ ذیل کے فقہی مسائل کے بارہ میں کہ آیا ان مسئلوں پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے۔ یا کہ نہیں اور اگر وہ مقلد ان مسئلوں پر عمل و تقلید نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو وہ غیر مقلد ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ **اقول** ذیل کے فقہی مسائل پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے بلکہ فرض ہے اور جو شخص انکو برا سمجھے وہ غیر مقلد ہے اور سواد اعظم سے خارج ہے۔

قولہ فقہ غایت الاوطار ترجمہ اردو در المختار چھاپہ نولکشوری کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے کہ اگر جانور نجاست وغیرہ نجاست دودہ کھاتا ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا دودہ سے سور کے اسواسطے کہ اوسکا گوشت متغیر نہیں ہوتا اور جو دودہ اوسکا نسبت غذا ہو جاتا ہے اوسکا کچھ اثر باقی نہیں رہتا۔ اقول۔ دیکھو شامی جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ایسا حیوان اوسوقت حلال ہے کہ جب وہ اسکے بعد چند روز تک مثل جلالہ کے غلاظت کی چارہ کھاتا رہے اور شرح وہبانیہ میں قنیہ سے منقول ہے کہ تب وہ حلال ہے کہ جب بہت دنوں کے بعد ذبح کیا جاوے ورنہ نہیں انتہی پس اس مسئلہ پر عقلاً و نقلاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا ورنہ لازم آئیگا کہ آپ مرغابیاں وغیرہ کھانا ترک کریں کیونکہ ان میں بھی غلاظت وغیرہ سے کھایا ڈالا جاتا ہے مگر انکو تو آپ پلاؤ کے ساتھ سمجھکر نوش جان کر لیتے ہیں اور فقہ کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس کہ آپکو رسالہ فتح المغیث بفقہ الحدیث کی بھی خبر نہیں کہ اسکے صفحہ میں لکھا ہے کہ اصل ہر چیز میں حلت ہے اور نہیں حرام مگر وہ چیز جسکو حرام کیا خدا اور رسول نے اور جس چیز سے سکوت کیا خدا اور رسول نے وہ معاف ہے۔ اب آپ فرماویں کہ خدا و رسول نے ایسے حیوان کو جو سور کے دودہ سے پلا ہے اور بہت عرصہ کے بعد ذبح کیا گیا ہے کہ جب اسکے دودہ کا اثر زائل ہوگیا ہے کہاں حرام

(باقی)

دلیل کیا ہے؟ (اڈیٹر) مصری مطبع کی پانچویں جلد صفحہ ۲۱۲ میں تو یہ مسئلہ نہیں ہے بہت خوب پھر آپ نے یا آپکے اسلاف نے چند روز تک چارہ کی قید کہاں سے لگائی؟ اسکے لئے بھی کوئی آیت حدیث ہے؟ (اڈیٹر)

فتویٰ

سوال نمبر ۱۲۲ - ایک لڑکی نے اپنی نانی کے پاس پرورش پائی اور بعض دفعہ نانی کے پستان میں منہ ڈالتی تو ایک قسم کی رطوبت جسکا رنگ سفید نہ تھا۔ پستانوں سے چوستی اس لحاظ سے دودھ کی حرمت اس پر ثابت ہوتی ہے یا نہیں بذریعہ اخبار اس کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ عبد العزیز از لادھوکا ضلع فیروزپور

جواب نمبر ۱۲۲ - جبتک دودھ نہ پیے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے پانچ دفعہ دودھ پینے سے دودھ کی حرمت آتی ہے۔ صورت مرقومہ میں تو دودھ کا وجود ہی نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۳ - ایک چماری اپنے خاوند کی سختی کے سبب ایک اور چمار کے ساتھ نکل آئی اور پھر وہ دونو مسلمان ہو گئے۔ لیکن پہلا خاوند زندہ ہے انکا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بقلم عبد العزیز از لادھوکا ضلع فیروزپور

جواب نمبر ۱۲۳ - اگر صدق دل سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور زناکاری سے تائب ہیں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له

سوال نمبر ۱۲۴ - بعد ادائے نماز جمعہ ایک مصلی درود شریف کا ورد اور ذکر کرتا ہے۔ صف اول کے بعد صف ثانی پس پشت ہو جاتی ہے اور صف ثالث بھی علیٰ ہذا القیاس تینوں چاروں صفوں کے نمازی اپنی اپنی جگہ درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ پس اس صورتمیں کوئی شرعی ممانعت بھی ہو سکتی ہے یعنی کیا حالتمیں بیٹھے پیچھے ایک دوسرے کے درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ جب کہ وہ تمام ایک ہی کام میں مشغول ہیں۔ قاضی کرم الدین سکنی بھیرہ

جواب نمبر ۱۲۴ - درود پڑھنے والا کسی کی پیٹھ پیچھے ہونے سے درود پڑھنے میں کوئی خلل نہیں۔ نہ پیٹھ کرنے والے کو گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۲۵ - ہمارے کل شہر میں ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرکے بعد ختنہ ہونے کے بطور تواضع پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ دیگر کسی کے گھر منگنی کرنا ہو تو لوگ جمع کرکے بعد شرط و شروط بابت لین دین کے پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ عبد المجید خان تاجر

جواب نمبر ۱۲۵ - جائز ہے ختنہ کی دعوت بھی بعض علماء نے مسنون دعوتوں میں شمار کی ہے۔ بغیل الاولاد یا ان الالٰہی تو کوئی دعوت بھی نہیں معمولی تواضع ہے۔

سوال نمبر ۱۲۶ - ایک شخص کی ایک سالی ہے اور دونوں کی طبیعت دونوں پر ہے۔ جو بیوی اسکے گھر میں پہلے ہے اسکی وہ حقیقی ہمشیرہ ہے۔ گویا سالی اور وہ چاہتا ہے۔ اگر جائز ہووے تو اس سے بھی نکاح کر لوں نکاح وہ بھی چاہتی ہے کہ ہو جاوے اور مرد بھی چاہتا ہے کہ ہو جاوے۔ اور بیوی اسکی نہ معلوم کہ راضی ہو یا نہ ہووے۔

جواب نمبر ۱۲۶ - جبتک پہلی عورت نکاح میں ہے سالی سے نکاح جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے وان تجمعوا بین الاختین دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

سوال نمبر ۱۲۷ - اکثر علماء کی زبانی سنا گیا ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنا دنیا میں بند ہو گیا مگر قریب قیامت پھر آویگا اسکی کیا دلیل۔ فیاض الدین از دہلی

جواب نمبر ۱۲۷ - نبوت کا چونکہ خاتمہ ہو گیا ہے پس جبرئیل کا بغرض تبلیغ رسالت آنا بند ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

سوال نمبر ۱۲۸ - اکثر علماء کی زبانی یہ بھی سنا گیا ہے کہ جناب خضر علیہ السلام زندہ ہیں بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے ہیں یہ روایت صحیح ہے یا غلط۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے خضر حیات علیہ السلام کی ملاقات ہوئی یا نہیں۔ جواب ساتھ بحث طویل دلیل قوی سے ہو۔ فیاض الدین از دہلی

جواب نمبر ۱۲۸ - حضرت خضر کی زندگی پر کوئی دلیل (آیت یا حدیث) نہیں ہے۔ بلکہ ایک روایت میں آیا ہے لوکان الخضر حیا لزارنی یعنی حضرت فرماتے ہیں اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی مرحوم نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۹ - عصر نماز کی جماعت ہو رہی ہے ایک شخص یعنی زید دو رکعت گذر جانے پر شامل ہوا۔ اسکے بعد ایک شخص یعنی عمر آیا۔ جس سے تین رکعت فوت ہوئیں ایک رکعت پائی جبکہ امام نے سلام پھیرا تو عمر نے زید کو اپنا امام بنایا۔ اب عمر کو موافق تعداد رکعت کے جلسہ استراحت دوسری رکعت میں کرنا چاہیے تھا۔ جو زید

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ مفصل متعلق نماز کا کامل جواب ہے۔
قیمت
۴/
جلد دستیاب
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کی اقتدا میں فوت ہوگیا۔ اس صورت میں عمر کو سجدہ سہو کرنا لازمی ہے یا نہیں
ایسی صورت سے ہر شخص اپنا امام شرعاً بنا سکتا ہے یا نہیں جواب مدلل ہو۔

جواب نمبر ۱۲۹۔ جلسہ استراحت کے ترک سے گو قصداً بھی ہو سجدہ سہو لازم نہیں آتا کیونکہ یہ ایک مستحب امر ہے واجب یا سنت موکدہ نہیں خصوصاً صورت مذکورہ میں تو وہ امام کی اقتدا کیوجہ سے معذور بھی ہے صورت مرقومہ میں زید کی امامت کے مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث اور شافعیہ کے ہاں جائز ہے حنفیہ مانع ہیں کہتے ہیں کہ دونوں نے بلکہ تیسرے شخص کی جو پہلے امام تھا اقتدا کی تھی یعنی دونوں تیسری علت کے معلول ہیں پس اب وہ ایک دوسرے کے لئے علت معلول نہیں ہو سکتے اسکے جواب میں کہا جا سکتا ہے جتنے وقت تک امام کیساتھ ملکر نماز پڑھتے تھے۔ وہ معلول او تابع تھے جب امام نے سلام دیا۔ اور یہ کھڑے ہوئے تو اپنی اپنی نماز میں مستقل ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیوں کے نزدیک بھی اب انپر قرأت فاتحہ واجب ہے اور اگر بھولجائیں تو سجدہ سہو بھی لازم آئیگا۔ حالانکہ مقتدی پر دونو نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ بقیہ نماز میں یہ مقتدی نہیں بلکہ مستقل ہیں لہذا پہلی اقتدا مانع نہیں ہوگی۔

سوال نمبر ۱۳۰۔ ایک شخص کرشن جی یعنی میرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ملا۔ اور بہت کچھ بعد گفتگو کہنے لگا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ البتہ مسیح موعود جناب مرزا صاحب کو جانتے ہیں جسسے ہماری مسلمانی میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے اور تم بھی اگر مسیح موعود مانو تو ایمان نہیں تمہارا کچھ ضرر نہ ہوگا۔ مہربانی فرماکر دلیل قوی سے مفصل جواب دیں کہ کرشن قادیانی کی بابت کیا اعتقاد ہونا چاہئے اور انکے مریدوں سے میل جول رکھنا اور انکو مسلمان سمجھنا چاہئے یا نہیں۔ فقط　(فیاض الدین دہلی حیدر خریدار اخبار ۱۸۱ از دہلی)

جواب نمبر ۱۳۰۔ کرشن قادیانی کی بابت ہم اپنے کچھ نہیں کہتے جو اس نے اپنے لئے کہا ہے۔ وہی کہتے ہیں عبداللہ آتھم عیسائی کے مباحثہ کی خاتمہ پر اسنے ایک پیشگوئی کی تھی اور لکھا تھا کہ اگر یہ جھوٹی نکلے تو مجھے لعنتیوں کا لعنتی اور شیطانوں کا شیطان جانو۔ سو چونکہ وہ غلط نکلی اسلئے جو کچھ کرشن جی نے کہا تھا ہم بھی وہی کہتے ہیں ہاں جس کسی کو اس پیشگوئی کے کذب میں شک ہو وہ رسالہ الہامات مرزا دیکھ لے پس مرزائیوں سے مسلمانوں کی طرح میل جول کرنا نہ چاہئے
خریدار ۶۲۳ کے سوال کی عبارت نہیں پڑھی گئی۔

سوال نمبر ۱۳۱۔ اہل شریعت کا حکم کسی ایسی رسم کی بات جو بعضوں کو قبیح اور بعض اسکو اچھا خیال کریں اور اسکے جائز یا ناجائز ہونیکی لئے فرمایا جاوے۔ آپکی اسمیں کیا رائے ہے۔ مثلاً تعزیہ بنانا۔ اہل شیعہ اسکو کار ثواب سمجھتے ہیں اور اہل حدیث اسکو بت پرستی اور بدعت خیال کرتے ہیں۔ آپ براے مہربانی قرآن اور حدیث سے ثابت کر کے مشکور فرماویں کہ یہ کس طرح بت پرستی اور بدعت ہے جواب سے مفصل طور پر فرماویں۔ سید محمد حنیف بہرام پور۔

جواب نمبر ۱۳۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ الحلال بین والحرام بین وما بینہما مشتبہات۔ یعنی حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے۔ انکے درمیان بعض باتیں مشتبہ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں حرام حلال کا مسئلہ واضح ہے۔ اور جو بعض لوگ محرمات میں اختلاف کرتے ہیں۔ یہ انکی کج فہمی ہے۔ تعزیہ ہو یا بت ہو ان سب چیزوں کو قرآن شریف نے ایک ساتھ رد فرمایا ہے۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم مشرکو! تم اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو سب کے سب جہنم کے ایندھن ہو۔ پس جو چیز اللہ کے سوا پرستش کی جائے اسکا یہی حکم ہے اسلیئے کہا گیا ہے۔

نقصوالا ہیں تو بتخانہ اجاڑ	مسجدیں مضبوط کر شل پہاڑ
تعزیہ قندیل کو لاتوں سے پہاڑ	دین احمد میں ہے بیشک خار ہے

اسلامی جوشخبری

یہ کتب بارہی تک رعایتی قیمت پر فروخت ہونگی۔　　قیمت اصل　قیمت رعایتی

بالکل قلیل نسخے باقی ہیں

قرآن شریف مع دو ترجمہ بین السطور فارسی شاہ ولی اللہ صاحب اردو شاہ عبد القادر صاحب دہلوی جو تقیم سطور خاشیدہ برحاشیہ تفسیر موضح القرآن وکامل تفسیر عباسی عربی۔　للعہ　بصہ

تفسیر حسینی فارسی جلد مطبوعہ بمبئی۔ نہایت عمدہ۔　عہ　ہے

مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

پتہ۔ مولوی عبد الرحیم خلف مولوی رحیم بخش صاحب
لاہور مسجد چینیانوالی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس - مولوی سلیمان صاحب وکیل چھپرہ جو بڑے جوشیلے موحد تھے عالم شباب میں طاعون سے شہید ہوئے - مرحوم کے بھائی اور دوست ناظرین اہلحدیث سے التجا کرتے ہیں کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھکر مرحوم کے پس ماندگان کو ممنون فرمادیں امرتسر میں پڑھا گیا - اللہم اغفر لہ -

امرتسر - میں ابھی طاعون کی شدت ہے - اللہم ارحم

ولیعہد بہادر حضور نظام دکن کا نکاح شرع شریف کے مطابق بالکل سادہ طور سے ہوا - ایک لاکھ روپیہ چھ ہزار اشرفی اور سات ہزار دینار سرخ مہر معجل باندھا جو دلہن کو اسی وقت ادا کر دیا گیا -

تمام متمول مسلمانوں کو جو شادی اور بیاہ کے موقعوں پر ناچ رنگ اور خلاف شرع باتوں پر لاکھوں روپیہ برباد کر دیتے ہیں اس سادہ شادی کی تقلید کرنا چاہئے

ریاست جاورہ کے نواب صاحب بالغ ہوگئے انکی عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہوگئی اسلئے حضور وائسرائے نے انکو اختیارات حکمرانی عطا کر دئے - ہز ہائینس نواب صاحب جاورہ نے مسند نشینی کی خوشی میں اپنی رعایا کو بقایا لگان کے لاکھ روپیہ معاف کر دیا -

جاورہ کی ریاست سے علیگڈہ کالج کو ۶۰۰ روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا اب نواب صاحب نے علیگڈہ کالج کو ۱۲ سو روپیہ سالانہ کا عطیہ دینا منظور کر لیا -

بابعالی نے صاف طور سے کہدیا ہے کہ جب تک مشترک طور سے حد بندی نہ ہوگی طابہ سے ترکی فوج ہٹائی نہیں جائیگی

ایرانی سفیر کو بابعالی ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ایران اور روم دونوں اسلامی ممالک ہیں اسلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دونو ملکوں میں جو تنازعہ ہو وہ نہایت جلد رفع ہو جائے اسلئے ایرانی گورنمنٹ کو چاہیے ایک کمیشن حد بندی کے لئے سرحد پر بھیجے -

مصر کی مجلس میں ترکی اور مصری سرحد کے متعلق انگریزی گورنمنٹ کو برا کہا جاتا ہے اور مصری اسلامی اخبارات نہایت سخت آرٹیکل برٹش گورنمنٹ کی کاروائی کے خلاف لکھ رہے ہیں -

برٹش گورنمنٹ نے ۳ ماہ حال کو ترکی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ دس روز کے اندر اندر ترکی فوجوں کو مصری علاقہ سے ہٹا لیا جائے (الیسا کئی دفعہ ہوا ان دونو سلطنتوں کے تعلقات ایسے پیچ در پیچ وابستہ ہیں کہ جنگ کا احتمال بھی نہیں)

مصر و ترکی - لارڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ بابعالی نے اب تک طابہ کے دعوے سے ہاتھ نہیں اٹھایا - باہمی قرارداد سے حد بندی ہو جانے کی توقع ہے -

دہلی میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے دہلی بنک کھلنا قرار پایا ہے

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ محرم آئندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچ جائے

ایک ڈاکٹر کا ارادہ ہے کہ برٹش پارلیمنٹ میں اس مضمون کا مسودہ پیش کریں کہ بچے تمباکو نہ پینے پائیں - اور جو شخص ۱۶ سال سے کم عمر بچے کے ہاتھ تمباکو بیچے اس پر جرمانہ ہو (سب پر ہونا چاہئے)

پچھلے ہفتہ وبا طاعون سے ہندوستان میں ۱۷۶۰۹ اموات بمقابلہ ۱۵ ہزار ہفتہ سابقہ کے واقع ہوئیں جسکے منجملہ صرف صوبہ پنجاب میں ۳۰۹ اموات ہوئی ہیں -

امریکن گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ غیر ملکوں کے تارکان وطن کو اپنے وطن میں آنے سے بند کرے کیونکہ تعداد زیادہ ہوگئی ہے اور بہت سی تکلیف ہوتی ہے اور ناواقف لوگوں کو ساحل پر اترنے سے روکیگی -

گورنمنٹ ہند نے اجازت دیدی ہے کہ اگر کوئی ہندوستانی جمین یا کوریا میں خلاف قانون کام کرے تو جیلخانہ میں بھیج دیا جائے

انگریزی سپاہ کے مصر میں زیادہ تعداد میں جانے سے ترکی سپاہ زیادہ تیز ہو گئی ہے -

ٹیونس سے ایک خبر پیرس کے اخبار ٹیمس میں شائع ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی مسلمانوں کے اصلی محافظ ہیں لہذا سلطان ترکی ٹیونس واپس لینے والے ہیں کہا جاتا ہے کہ مغلی ماری سینیا کا کمشنر جرمن اقتدار سے مارا گیا تھا سیکوٹو کی بغاوت بھی جرمنی کی سازش سے ہوئی تھی -

رڑکی میں مونڈل انجنیرنگ کالج کی تعمیر پر اندازاً ۱۶ لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ خرچ ہوگا

سامانِ تندرستی

ہمدمی ست برائے دفعیہ نامردی اس ست میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی بیرونی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ایک بار ہی گھنٹی کی اندرونی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی جو [illegible] اعصابی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ ست ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible]

معجون نیرہ تن نزلہ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں، وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت [illegible]

مومیائی مقوی باہ یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و دلی کمزوری درد کمر، جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ۱ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کو بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک و یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزما کر فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ معہ محصول [illegible]

مسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت [illegible] خوراک (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) [illegible]

صغر سنی شادی کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو قیمت [illegible]

المشتہر

علیم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی

کٹڑہ قلعہ امرتسر۔ (پنجاب)

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

ٹوپی سادہ [illegible] سے [illegible] فی عدد
" زرین [illegible] " "
پٹی دیسی اونی ۱۲ [illegible] سے ۱۴ [illegible] فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] سے [illegible] "
کمبل دیسی [illegible] سے [illegible] " "
ٹوپی سفید [illegible] " " "
جراب و دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] فی جوڑہ
" سوتی [illegible] سے [illegible] فی درجن
فوجی زرین خاکی ۱۲ گز سے [illegible] تک
" ادنیٰ [illegible] سے [illegible] تک
ازار بند سوتی [illegible] سے [illegible] فی عدد
" ریشمی [illegible] سے [illegible] تک
تھان گردن باریک و موٹا [illegible]
جوتہ سادہ و ساخت ولایتی [illegible]
" زرین ہوشیارپوری [illegible] سے [illegible]
تکیاں اور بٹنوں کی [illegible] سے [illegible]
رنگین [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] سے ۹ [illegible] تک
" زرین عمدہ [illegible] "
پٹی سرج [illegible] فی جوڑہ
" بڑھیا [illegible] "
کمبل فوجی [illegible] فی عدد
چادر پشمینہ [illegible] سے [illegible] "
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible]
" سوتی [illegible] سے [illegible] تک
پٹی برائے کوٹ فی تھان [illegible] سے [illegible] تک ۹ گز
رومال سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن
صافہ لٹھے کی [illegible] سے [illegible] تک
رومال ریشمی [illegible] سے [illegible] فی عدد
جوتے [illegible] سے [illegible]
دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب تکیاں۔ کمربند۔ سیگل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین [illegible] اونی و سنہری [illegible] دیسی اونی و سنہری [illegible] وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کی حسب الارشاد چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de